کچھ شعرا "فرار" کی طرف مائل ہوگئے ہیں اور کبھی اپنے تند و تیز جذبات کی تسکین کے لئے زاہد سے چھیڑ چھاڑ ہجو اور معاصرانہ چشمکوں کی طرف اور کبھی اپنے انفعالی رجحانات کے زیر اثر ریختی کی جانب متوجہ نظر آتے ہیں ـ ساتھ ہی ساتھ اس دور میں ایسے شعرا بھی دکھائی دیتے ہیں جو ماحول پر اپنے لطیف طنزیہ اشعار سے بڑی کاری ضربیں لگاتے اور زندگی کی کرختگی کو اپنی زندہ دلی اور وسیع القلبی سے قابل برداشت بنانے میں کامیاب ہوئے ہیں لیکن ایسے شعرا کی تعداد بہت کم ہے ـ

(اردو شاعری میں طنز و مزاح کے اس دور کی ایک نمایاں رو واعظ محتسب اور زاہد سے چھیڑ چھاڑ اور شگفتگی رندی و بیباکی کی رو ہے) ـ زاہد سے چھیڑ چھاڑ کے سلسلے میں مولوی عبدالسلام ندوی رقم طراز ہیں :-

"فارسی غزل گوئی میں یہ مضامین (زاہدوں اور واعظوں کی پردہ دری) تاریخی حیثیت سے پیدا ہوئے یعنی قدیم زمانے میں جب اسلامی سلطنت قائم تھی اس وقت محکمہ احتساب بھی قائم تھا جس کا کام تمام مذہبی اور اخلاقی جرائم پر دار و گیر کرنا تھا ـ اس لئے جب آوارہ مزاج لوگوں پر اس محکمہ کے افسروں کی طرف سے جو زیادہ تر مذہبی لوگ ہوتے تھے دار و گیر ہوتی تھی تو ان لوگوں میں جو شاعر ہوتے تھے وہ اشعار کے ذریعے اس کا انتقام لیتے تھے ـــــ